جمعرات
13- اپریل 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

خطبہ نمبر 11

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 83 جمعرات - 12 ذیقعدہ - 1415ھ' 13 شہادت 1374ھش' 13 اپریل 1995ء

اللہ تعالیٰ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے

اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ اس میں ایمان کا کیا رنگ ہے۔ جب ایمان قوی ہو تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے اور پھر انسان اپنی جان و مال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا اور استقامت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ لیکن جب استقامت ہوتی ہے تو پھر انعامات الٰہیہ کا دروازہ کھلتا ہے دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جس قوم کا ہر قطرہ یعنی ہر ذرّہ' ہر جزو خدا کی عبادت سے سرشار ہو اس کی اجتماعی شان بہت بلند ہو جاتی ہے۔ اور اس کی دعاؤں کی قبولیت کا مرتبہ بہت اونچا ہو جاتا ہے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۹۴ء مطابق ۳۰ فتح ۱۳۷۳ ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ) کے بعض اقتباسات

(خطبہ کے یہ اقتباسات ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا

آج کے خطبے کا موضوع تو اور ہے لیکن اس وقت پہلے مجھے ایک چھوٹی سے غلطی کی درستی کروانا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی ایک نصیحت کا ذکر میں نے ان الفاظ میں کیا تھا "سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل کرو" تو ایک دوست نے توجہ دلائی ہے کہ اصل الفاظ میں جھوٹوں کی طرح" نہیں بلکہ "جھوٹے کی طرح" ہے۔ اس لئے جو الفاظ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ہیں وہ من وعن اسی طرح بیان ہونے چاہئیں۔ تحریر میں تو چونکہ چھپے ہوئے ہیں اس لئے کسی مستقل غلطی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مگر بعض لوگ تحریریں نہیں پڑھتے ان کی اطلاع کے لئے میں بتا رہا ہوں کہ لفظ "جھوٹوں" نہیں بلکہ "جھوٹے کی طرح" ہے پس "سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو۔"

اب ہم سال کے آخری لمحات میں داخل ہو رہے ہیں' ہو چکے ہیں بلکہ ۱۹۹۴ء کا سال قریب الاختتام ہے' ایک دن بیچ میں رہ گیا ہے اور پرسوں (اللہ نے چاہا تو) نئے سال کا آغاز ہو گا۔ جب سال ختم ہو رہا ہو اور نیا سال چڑھ رہا ہو تو طبعًا دنیا میں اس جوڑ کو خاص طریق پر منایا جاتا ہے اور بغیر محسوس کئے اس وقت کو گزرنے نہیں دیا جاتا۔ مختلف رنگ میں لوگ اپنے ردعمل دکھاتے ہیں بعض لوگ تیاریاں کر رہے ہیں کہ جب اگلے سال کا دن چڑھے گا اس جوڑ کے وقت پھر وہ کثرت سے شراب نوشی کریں گے' عیش و عشرت کے تمام سامان جو پہلے سے مہیا کئے جاتے ہیں ان سے وہ محظوظ ہوں گے اور لذت یاب ہوں گے اور بہت سی ایسی بے حیائیاں اس وقت سے وابستہ ہو جاتی ہیں جو عام حالات میں ایک آزاد قوم بھی نہیں کرتی۔ پس ایک یہ بھی ردعمل ہے۔ ایک عمومی ہر طرف یہ ردعمل دکھائی دیتا ہے کہ اخبارات میں اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر سال کے اہم واقعات' کامیابیاں بھی اور ناکامیاں بھی دکھائی جاتی ہیں اور بتایا جاتا ہے کہ یہ سال سیاسی لحاظ سے کیسا گزرا۔ فلاں لحاظ سے' اقتصادی لحاظ سے کیسا گزرا' کون سے اہم واقعات ہیں جو قابل ذکر ہیں۔

ایک اور ردعمل جو ہونا چاہئے' بعضوں میں ہوتا ہے مگر اکثر میں نہیں وہ انفرادی جائزہ ہے۔ اور یہ ردعمل سب سے زیادہ اہم ہے اور معنی خیز ہے جہاں تک سال کے آکر گزر جانے کا تعلق ہے یہ تو ایک وقت کا بہتا ہوا دریا ہے۔ اس میں جہاں بھی آپ لکیر کھینچیں اسے اہم لمحہ قرار دے سکتے ہیں مگر جو بہتے ہوئے دریا ہوتے ہیں ان کے درمیان درحقیقت جوڑ تصوراتی ہی ہیں اور محض مبارکباد دے دینا کہ پہلا سال گزر گیا' نیا سال چڑھا ایک فرضی سی بات ہے جس میں کوئی گہری حقیقت نہیں ہے' کوئی عقل کی بات ایسی نہیں کہ جس کے متعلق جماعت کو مشورہ دیا جائے کہ سب مبارکبادیں دو۔ مبارکباد دل سے نکل آتی ہے تو نکلنے دو بے شک کوئی حرج نہیں مگر وہ مقصد کو پورا کرنے والی نہیں۔ مقصد کو پورا کرنے والی بات یہ ہے کہ اس سال کا جائزہ ہر فرد اپنی انفرادی حیثیت سے' اپنی صورت حال' اپنے دل کی کیفیات پر غور کرتے ہوئے معلوم کرنے کی کوشش کرے کہ کون سے ایسے عظیم انقلابی لمحات تھے' نیکی کے مواقع تھے جن کو وہ استعمال کرتے ہوئے اپنی روحانی کیفیت تبدیل کر سکتا تھا اور رستے بدل کر بہتر رستوں پر گامزن ہو سکتا تھا اور کون سے ایسے مواقع تھے جو اس کے لئے نیکیوں کو گنوانے والے تھے اور واضح طور پر بدیوں میں مبتلا کرنے والے تھے جس آواز کو اسے رد کرنا چاہئے تھا اس آواز کو رد نہ کر سکا اور ان غلط رستوں پر گامزن ہو گیا یہ جو واقعات ہیں یہ تو روزمرہ ہر انسان کی زندگی میں صبح سے شام تک ہوتے ہی رہتے ہیں مگر بعض واقعات نمایاں ہو کر گہرا اثر چھوڑ جاتے ہیں اور بعض دفعہ زندگی کا رخ تبدیل کر دیتے ہیں۔

یہ ایسی بحث نہیں ہے جسے قومی اور اجتماعی طور پر اٹھایا جائے اور عامۃ الناس میں زیر بحث لایا جائے لیکن میرے نزدیک سب سے اہم ردعمل یہی ہے جو انسان کو وقت کے ایک حصے کے گزرنے کے بعد دوسرے حصے کے آغاز کے جوڑ پر دکھانا چاہئے اور یہ ایک انسانی زندگی میں اچھی مفید روایت پیدا کرنے والی بات ہو گی یعنی اسے اگر مستقل اختیار کر لیا جائے تو ایک اچھی روایت ہے اور (-) جو بھی (-) اچھی روایات قائم کرے گا ان پر عمل کرنے والا اور ان روایات سے فائدہ اٹھا کر آگے بات پہنچانے والا جب تک بھی ان روایات پر عمل ہوتا رہے گا اس وقت تک اس روایت کو جاری کرنے والے کو ان سب کا ثواب پہنچے گا جو اس نیک روایت سے استفادہ کرتے ہوئے پھر اسے آگے بڑھاتے ہیں۔

پس یہ ایک ایسی روایت ہے میں سمجھتا ہوں جسے اگر ہم اپنی' جماعت میں جاری کریں تو محض سرسری مبارکبادوں سے اور جیسا کہ ہمارے ہاں مختلف رواج ہیں' پیدائش ہوئی ہے تو برتھ ڈے پہ مبارکبادی' کہیں وہ پارٹیاں منائی جاتی ہیں' کارڈ وغیرہ بھیجے جاتے ہیں ان کے مقابل پر یہ روایت دو طرح سے منائی جا سکتی ہے جو میں تجویز کر رہا ہوں۔ اول یہ کہ جب سب دنیا پر ایک سال غروب ہوتا ہے اور ایک اور سال طلوع ہوتا ہے اس وقت اپنے نفس کا انسان جائزہ لے اپنے ماضی پر نگاہ رکھ کر اپنے اس ال کے ماضی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے' کچھ فیصلے کرے کہ آئندہ جب اس قسم کے امتحان درپیش ہوں گے تو یہ غلطیاں میں نہیں کروں گا اور روحانی طور پر جو اس نے کوشش کی اور جدوجہد کی اس جدوجہد پر بھی نظر ڈالے اور اس کے ماحصل کو بھی دیکھے۔ مثلاً دعوت الی اللہ پہ زور ہے تو ہر آدمی اپنے نفس پہ غور کر سکتا ہے کہ میں نے انفرادی طور پر اس میں کیا حصہ لیا ہے کیا دوسروں کی کوششوں کا پھل دیکھ کر ہی لذت محسوس کر رہا ہوں یا خود مجھے بھی کچھ توفیق ملی ہے خدا نے مجھے بھی کوئی روحانی اولاد عطا کی ہے۔ یہ سوچ گہری ہونی چاہئے معنی خیز ہونی چاہئے اور پھر اس کے ساتھ ہی اس سوچ کا ایک اور سلسلہ جاری ہونا چاہئے کہ میں آئندہ سال کیا ایسا پروگرام بناؤں کہ سال کے بعد پھر کہیں دوبارہ یہ پچھتانا نہ ہو

جیسا کہ بعض شعراء نے اس قسم کے مضمون کو اپنے شعروں میں بڑی عمدگی سے باندھا ہے۔ مثلاً بعض اشعار میں یہ ملتا ہے' ۔ اب کے بھی دن بہار کے یونہی گزر گئے۔ اور اس مصرع کی تکرار ہوتی ہے کہ بعض دفعہ بہار آنے سے پہلے تمنا ہوتی تھی کہ بہار میں یہ ہو گا اور وہ ہو گا مگر نہ یہ ہوا نہ وہ ہوا اور بہار کے آخر پر انسان مڑ کے دیکھتا ہے تو حسرت سے کہتا ہے کہ اب کے بھی دن

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

بہار کے یونہی گزر گئے۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بھی انسانی زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک نصیحت فرمائی ہے کہ اے غافل! تو اپنی عمر پر نگاہ ڈال کر غور کر' یہ نہ ہو کہ خدمت (کلام الٰہی) سے عاری ہی اس دنیا سے سفر کر رہا ہو اور یہ احساس بہت دیر میں پیدا ہو کہ میں پیدا ہوا' بڑا ہوا' اللہ تعالیٰ کے احسانات سے فائدے اٹھائے اچھی زندگی گزر گئی مگر خدمت (کلام الٰہی) کی توفیق نہ ملی۔

ہر شخص کی سوچ کے مطابق ان زندگی کے جوڑوں پر جہاں ایک دور دوسرے دور میں داخل ہو رہا ہوتا ہے انسان کو مختلف قسم کے خیالات آتے ہیں' مختلف قسم کے تصور اس کے دل سے ابھرتے ہیں اور سب سے اچھا وہی تصور ہے جو خدا کی طرف مائل کرنے والا ہو' جو نیکیوں کی طرف توجہ دلانے والا ہو' آئندہ سال اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ممد اور معاون ثابت ہو۔ پس اس پہلو سے میں اگرچہ عام دنیا کے دستور کے مطابق بھی سب عالمگیر جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اللہ آپ سب کے لئے یہ نیا سال مبارک فرمائے لیکن خصوصیت کے ساتھ اس نصیحت پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت کرتا ہوں کہ ابھی جو وقت باقی ہے اس میں اپنے نفس کا جائزہ لیتے ہوئے' غور و فکر کرتے ہوئے ایسی باتیں اس رنگ میں سوچیں کہ آپ کے دل میں آئندہ کے لئے بہتر زندگی گزارنے کی تحریک پیدا ہو اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ جو اپنے نفس کا جائزہ ہے یہ (اللہ نے چاہا تو) جماعت کے اندر بہت سی پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا موجب بنے گا۔

ہر شخص کا اس میں شامل ہونا ضروری ہے ورنہ جماعتی نصیحتیں جب کی جاتی ہیں کہ فلاں کام کرو تو ساری جماعت مِن حیث الجماعت اپنے آپ کو ایک وجود سمجھتی ہے اس کا ایک اچھا پہلو بھی ہے۔ آپس کے تعلق ایسے ہوتے ہیں جیسے ایک بدن کے اعضاء کے ہوں۔ لیکن اس کا ایک منفی پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ باقیوں نے جب کر لیا ہے تو پھر مجھے کیا ضرورت ہے۔ جماعت مِن حیث الجماعت یہ کام کر رہی ہے ہم نے آواز پر لبیک کہہ دی اور اچھے نتائج پیدا کر لئے۔ یہ سوچ ایک اچھی بات کا منفی پہلو ہے۔ یعنی ساری جماعت کا یہ احساس کہ ہم ایک ہی بدن کے مختلف حصے ہیں اور ایک کی خوشی دوسرے عضو تک منتقل ہونا اس بدن کی زندگی کی علامت ہے اسی طرح ایک کا غم دوسرے عضو بدن تک منتقل ہونا بھی اس کی زندگی کی ہی علامت ہے مگر یہ سوچ اگر باشعور ہو اور تقویٰ کے ساتھ ہو تو ہمیشہ فائدہ پہنچاتی ہے۔ ہر عضو بدن کو یہ احساس ہو گا کہ میرے بدن نے جو کچھ حاصل کیا میرا اس میں کیا حصہ تھا میں کیوں نہ اپنا حصہ ڈالوں اور یہ سوچ منفی نتیجے بھی پیدا کر سکتی ہے۔

جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ نے یہ اعلان کیا کہ جو بہت بڑا اور خوبصورت تالاب میں نے بنوایا ہے اس کا افتتاح ایسے ہو گا کہ ہر شخص دودھ کا ایک لوٹا بھر کے یا کوئی ایک برتن بھر کے وہ اس میں ڈالے اور حساب دان بتا رہے ہیں کہ ہمارے ملک میں اتنا دودھ ہے کہ اس دن اگر لوگ ایک ایک برتن جو پیمانہ اس نے بیان کیا وہ خود استعمال کرنے کی بجائے اس تالاب میں ڈال دیں گے تو دنیا میں پہلی مرتبہ ایک ایسے تالاب کا افتتاح ہو گا جو دودھ سے بھرا ہوا ہو اور جنت کی یاد دلاتا ہو' بڑا خوبصورت خیال تھا' اور اعلان ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ ہر طرف تیاریاں ہو رہی ہیں لیکن ہوا یہ کہ ہر شخص نے یہی سمجھا کہ ہم بھی تو قوم کا حصہ ہی ہیں سب قوم جب لوٹے ڈالے گی تو اس کی خوشی میں ہم بھی شامل ہوں گے لیکن کیا ضرور ہے کہ ہم بھی لوٹا لے کر جائیں۔ چنانچہ کوئی بھی نہیں گیا اور ہر ایک یہ سمجھتا رہا کہ دوسرے کی خوشیوں میں ہم شامل ہو جائیں گے اور وہ فخر جو ساری قوم کو حاصل ہو گا آخر ہم بھی تو اس کا حصہ ہیں اور اس کا افتتاح ایسے ہوا کہ خالی تالاب تھا نہ پانی کا قطرہ نہ دودھ کا قطرہ۔ تو سوچیں ایک ہی طرح کی ہوں مگر ذرا سی کروٹ بدلیں تو اچھی سوچیں بُری سوچوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں' اچھے نتائج کی بجائے مضحکہ خیز نتائج ہاتھ آتے ہیں تو اس پہلو سے بعض ایسی سوچیں ہیں جن کا ہر فرد کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور اجتماعی نیکیوں میں یہ بہت ہی اہم معاملہ ہے ہر فرد کو اپنا حصہ ضرور ڈالنا ہے اور اس پہلو سے آپ سوچیں کہ آپ نے اس سال میں اپنا حصہ کیا ڈالا تھا۔ کسی پہلو سے آپ کو خوشخبری ملے گی' آپ کہیں گے ہاں (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) پہلے مجھے مالی قربانی کی توفیقیں ملا کرتی تھیں اب یہ مل گئی کسی اور پہلو سے بھی آپ کو خوشخبری مل سکتی ہے کہ میں پہلے نمازیں کم پڑھتا تھا اب میں پڑھنے لگ گیا ہوں۔ چنانچہ اس خوشی میں وقتاً فوقتاً لوگ مجھے بھی شامل کرتے رہتے ہیں۔ ایک صاحب نے لکھا کہ پہلے میں نماز سے غافل تھا آپ کا فلاں خطبہ دہرایا جا رہا تھا وہ سنا اور اس کے بعد میرے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اسی وقت نماز شروع کر دی ہے اور اس کے بعد نماز چھوڑنے کا کوئی سوال ہی نہیں رہا۔ تو اس خوشی میں مجھے بھی شامل کرتے ہیں۔ مگر ہر فرد کا کام ہے کہ عبادت میں شامل ہو پھر اجتماعی طور پر قوم عبادت کرنے والوں کی ایک جماعت بن جاتی ہے۔ جس قوم کا ہر قطرہ یعنی ہر ذرہ' ہر جزو' خدا کی عبادت سے سرشار ہو' اس کی اجتماعی شان بہت بلند ہو جاتی ہے اور اس کی دعاؤں کی قبولیت کا مرتبہ بھی بہت اونچا ہو جاتا ہے۔ پس اس پہلو سے جب میں یہ کہہ رہا ہوں تو یہ مراد نہیں کہ ساری جماعتیں سوچیں کہ اس دفعہ ہم نے وقف جدید کا چندہ کتنا دیا تھا' تحریک جدید کا چندہ کتنا دیا تھا تو تھا مگر سب نے تو ویسا نہیں دیا۔ بعضوں نے کم دیا مگر بڑی قربانی کے ساتھ دیا۔ بعضوں نے زیادہ مگر کم قربانی کے ساتھ دیا۔ اس لئے یہ اجتماعی سوچ کا محل ہی نہیں ہے کہ اجتماعی طور پر غور ہو سکے یہ انفرادی سوچ کا محل ہے' انفرادی سوچ کی باتیں ہیں۔ ہر شخص کے لئے لازم ہے کہ اپنا جائزہ لے اور پھر خود ہی نتائج اخذ کرے کسی اور کو نہ بتائے اگر کمزوریاں ہیں تو اپنے تک محدود رکھے اللہ تعالیٰ سے پردہ پوشی چاہے اور خدا کے حضور ہی اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے پردہ پوشی کی بھی دعا کرے اور آئندہ ان بدیوں سے بچنے کے لئے بھی توفیق مانگے۔

پس یہ جو لمحات ہیں سال کے آخر کے' یہ انہی سوچوں میں صرف ہونے چاہئیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اگر واقعتہ" ہر فرد جماعت ان اہم پہلوؤں سے جن میں سے چند کی میں نے نشان دہی کی ہے اپنا جائزہ لے گا تو آئندہ سال کے لئے جماعت کو بہت سے ایسے کارکُن مہیا ہو جائیں گے جو پہلے مہیا نہیں تھے۔

اب (دعوت الی اللہ) کا معاملہ ہے میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ ابھی تک بھی میرے نزدیک جماعت کی اکثریت ایسی ہے جو داعی الی اللہ نہیں بن سکی' ابھی تمنائیں دلوں میں کروٹ لے رہی ہیں اور زمین تیار ضرور ہو رہی ہے وہ نظر آ رہا ہے لیکن ابھی اس قابل نہیں ہوئے کہ وہ کہہ سکیں کہ ہاں ہم نے بھی حصہ ڈال دیا۔ پس ان باتوں کو بار بار یاد کرانے کے نتیجے میں جو انسان کا شعور بیدار ہوتا ہے اور خود اپنی نگرانی کرتا ہے اور اس کے اندر سے ایک نصیحت کرنے والا میسر آ جاتا ہے وہ پھر نصیحت ضرور فائدہ پہنچاتی ہے۔

میں نے بارہا اس مضمون پر غور کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو جو اللہ نے فرمایا (-) کہ نصیحت کر نصیحت ضرور فائدہ پہنچاتی ہے۔ اس میں بہت سی حکمتیں مجھے ہر دفعہ دکھائی دیں اور خاص طور پر آنحضرت ﷺ کے حوالے سے یہ مضمون سمجھ آتا ہے ورنہ نہیں آتا۔ ایک اور حکمت جو مجھے اس میں دکھائی دی جس کا پہلے میں ذکر نہیں کر سکا وہ یہ ہے کہ وہ ناصح جس کی نصیحت پہلے اس پر کارگر ہو اس کی نصیحت دوسروں پر ضرور کارگر ہوتی ہے وہ ایک عالم باعمل بن جاتا ہے جو بات کہتا ہے وہ کرتا ہے اور جو کرتا ہے اس کی باتوں میں ایک عظیم طاقت پیدا ہو جاتی ہے (-)۔

آنحضرت ﷺ کی نصیحت ضرور اثر کرتی تھی اب یہ الگ مسئلہ ہے کہ بعض دفعہ وہ نصیحت کا اثر فوراً دکھائی دینے لگتا ہے بعض دفعہ وہ دلوں میں کچھ تحریکات پیدا کر دیتا ہے جن کے پوری طرح پنپنے اور اپنے اندرونی لحاظ سے پختگی حاصل کرنے میں ایک وقت لگتا ہے لیکن کچھ استثناء بھی ہیں۔ ان استثناءات کا بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر فرما دیا ہے اور وہ یہ ہیں (-) کہ اے محمدؐ! تیری نصیحت اثر تو کرتی ہے اور ضرور کرے گی مگر ان دلوں پر کرے گی جن پر ابھی تالے نہیں پڑے ان دلوں پر پڑے گی جن پر اللہ کی مہر نہیں لگی۔ ان پر نصیحت اثر کرے گی جو یہ فیصلہ نہیں کر چکے کہ (-) فیصلہ ہے ہم نے ایمان نہیں لانا۔ ان لوگوں کے لئے تیری نصیحت برابر ہے جنہوں نے ایمان لانا ہی نہیں ان کو چاہے سنائے چاہے نہ سنائے ان کے لئے برابر ہے تو یہ استثناءات بھی ہیں مگر ان کا ذکر اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے۔ ان استثناءات کو چھوڑ کر یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی تذکیر ہی تھی آپؐ کا ذکر کرنا ہی تھا اور آپؐ کا نصیحت کرنا تھا جس نے دیکھتے دیکھتے عرب کی کایا پلٹ دی' ایک عظیم روحانی انقلاب برپا ہوا۔ پس اس پہلو سے ہمیں بھی آنحضرت ﷺ کی نصیحت کے انداز سیکھنے چاہئیں اور آج کی اس گھڑی میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی نصیحت میں جو طاقت پیدا ہوئی ہے میں نے غور سے یہ مضمون بھی سیکھا ہے کہ اس لئے تھی کہ آپؐ سب سے پہلے اپنے مذکِّر تھے اور اپنے نفس پر آپؐ کی نصیحت کو پورا غلبہ حاصل تھا۔ ایک ایسا قوی غلبہ تھا کہ نفس کی مجال نہیں تھی کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اندرونی نصیحت کے خلاف ایک ادنیٰ سی سوچ بھی کر سکے۔ جب یہ طاقت انسان کو نصیب ہو جاتی ہے تو غیروں پر بھی طاقت عطا ہوتی ہے۔ یہ محض کوئی فرضی بات نہیں ہے۔ نفسیاتی لحاظ سے ایک طے شدہ' ثابت شدہ حقیقت ہے۔ وہ لوگ جو مسمریزم سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں' جو علم طب میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ اگر مطالعہ کریں یا ان کو اچھا استاد میسر آئے تو وہ لازماً ان کو یہ بتائے گا کہ پہلے اپنی Will کو اپنے فیصلے کی طاقت کو اپنے نفس پر جاری کرنے کی کوشش کرو اور اس کی ورزش کرو ذہنی طور پر۔ اگر نہیں کرو گے تو تمہیں غیروں کے دماغ پر اثر انداز ہونے کی کوئی طاقت نہیں ملے گی اور اسی طرح Will Power کو تقویت دی جاتی ہے۔ اس کے بغیر آپ گھر بیٹھے جو مرضی کریں اور آپ کا نفس آپ کی بات مانے ہی نہیں بلکہ آپ اس کے زیر نگیں چلتے رہیں اور پھر سوچیں کہ میں سوچوں گا فلاں آدمی یوں کرے تو یوں کرنے لگ جائے گا یہ محض احمق کی خواب ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

پس (-) جس ناصح کا ذکر ہے وہ ہر شخص کے اندر موجود ہے اور میں اس ناصح کو مخاطب ہوں۔ ہر احمدی کے اس ناصح کو مخاطب ہوں جس سے نصیحت کے سفر کا آغاز ہونا ہے۔ پس نئے سال کے سفر میں داخل ہونے سے پہلے اپنے اس ناصح کو بیدار کریں اور اگر ہر آدمی کرے تو اس کو غیر معمولی طاقتیں عطا ہوں گی۔ یہ میں جانتا ہوں خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت کو اسی طرح بنایا ہے اور خدا تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں۔ جہاں قرآن کریم نے انسان کے اللہ کی فطرت پر پیدا ہونے کا ذکر فرمایا ساتھ ہی یہ فرما دیا ہے کہ (-) اللہ نے جو کچھ کر دیا ہے اس میں تم کبھی تبدیلی نہیں کر سکتے۔ پس اس بنیادی اصول کو اپنے پلے باندھ لیں کہ پہلے آپ نے اپنے نفس کی تسخیر کرنی ہے' اپنے نفس کے اندر موجود ناصح کو جگانا ہے' اس کو اپنے نفس پر غلبہ عطا کرنا ہے اور جب اس کو

خلافت لائبریری ربوہ

آپ یہ سکھادیں اور یہ توفیق مل جائے جو دعاؤں کی مدد کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی تو پھر اللہ کے فضل کے ساتھ آپ کے اندر سے ایک ایسی قوی شخصیت بیدار ہو گی کہ اسے لازماً ماحول پہ غالب آنا ہے (۔) غالب آنے سے پہلے (دین حق جو) قربانی چاہتا ہے جو ان سے تبدیلیاں چاہتا ہے ان کی طرف کسی کو کوئی خیال نہیں آپ ہی آپ غالب آجائے سال کے بعد سال گزر جاتا ہے۔ پس میں چاہتا ہوں کہ احمدی سال اس طرح نہ گزریں۔ ہر سال چند ایسے لمحات میں سے گزر کر آگے سفر شروع کرے جو اپنے نفس کے محاسبے کے لمحات ہوں اور بڑی دیانتداری اور خلوص کے ساتھ انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور پھر کچھ ارادے باندھے اور ان ارادوں کا زادراہ لے کر اگلے سال میں داخل ہو۔ ہماری تو یہ سوچیں ہیں' ہمارے تو یہ ارادے ہیں۔ دعاؤں کے ساتھ نیکیوں کا زادراہ لے کر آگے بڑھتے ہیں۔ بڑھتے رہیں گے۔ (۔)

یہ وہ سال ہے جس میں جب سے میں نے (نقل مکانی) کی ہے عارضی طور پر' پہلی بار ہے کہ دس نئے ممالک احمدیت کی آغوش میں داخل ہوئے ہیں۔ بڑی لمبی فہرست ہے برکتوں کی لیکن وہ (اللہ نے چاہاتو) آئندہ جلسے پر میں پیش کروں گا۔

اب میں آخر پر آپ کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اجتماعی جائزے بھی پیش ہوتے رہتے ہیں' ہوں گے۔ سال میں جہاں بھی جوڑ ڈال لیں وہاں یہ جائزے پیش ہو سکتے ہیں (اللہ نے چاہاتو) آئندہ سال میں وسط میں تقریباً جلسہ یو۔ کے۔ پہ یہ میں تفصیل سے خوش خبریاں آپ کو سناؤں گا لیکن آخری یاددہانی پھر یہی کراتا ہوں کہ جو ہر ذات کا اپنا محاسبہ ہے اس سے زیادہ بابرکت اور کوئی چیز نہیں ہے ہر احمدی جس تک یہ آواز پہنچتی ہے چند لمحے توقف کرکے ٹھہرے' اس غرض سے غور کرے کہ میں نے کیا کھویا اور کیا پایا اور اس نیت سے غور کرے کہ یہ نہ ہو کہ مجھے زندگی کے آخر پر موت کے لمحوں میں یہ خیال آئے کہ کاش میں ہر سال یہی غور کرتا۔ وہ جو غور ہے وہ بالکل بے کار جاتا ہے جب زندگی کے سال اکٹھا مرتے ہیں تو پھر غور کا وقت نہیں رہتا۔ اب تو ایک ایک کرکے ہمارا سال مر رہا ہے۔ خدا کرے کہ ہر مرنے والا سال ہمارے اگلے سال کو زندہ کرکے مرے اس کے لئے موت کا پیش خیمہ بن کر نہ مرے۔ ان دعاؤں اور اس فکر کے ساتھ ہم اس سال کو الوداع کہتے ہیں اور (اللہ نے چاہاتو) عنقریب اگلے سال میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام عالمگیر جماعت کو نیا سال مبارک فرمائے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ ایک نہایت باریک صداقت ہے کہ علمِ باری تعالیٰ جس کی کاملیت کی وجہ سے وہ ذرہ ذرہ کے ظاہر و باطن پر اطلاع رکھتا ہے کیوں کر اور کس طور سے ہے۔ اگرچہ اس کی اصل کیفیت پر کوئی عقل محیط نہیں ہو سکتی مگر پھر بھی اتنا کہنا سراسر سچائی پر مبنی ہے کہ وہ تمام علم کے قسموں میں سے جو ذہن میں آسکتے ہیں اشد و اقویٰ و اتم و اکمل قسم ہے۔ جب ہم اپنے حصولِ علم کے طریقوں کو دیکھتے ہیں اور اس کے اقسام پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اپنے سب معمولی علموں میں سے بڑا اور یقینی اور قطعی علم وہی معلوم ہوتا ہے جو ہم کو اپنی ہستی کی نسبت ہے۔ کیونکہ ہم اور ایسا ہی ہر ایک انسان کسی حالت میں اپنی ہستی کو فراموش نہیں کر سکتا۔ اور نہ اس میں کوئی شک کر سکتا ہے۔ سو جہاں تک ہماری عقل کی رسائی ہے ہم اس قسم کے علم کو اشد و اقویٰ و اتم و اکمل پاتے ہیں اور یہ بات ہم سراسر خدا تعالیٰ کی ذات کامل سے بعید دیکھتے ہیں کہ جو اس درجہ اور اس قسم کے علم سے اس کا علم اپنے بندوں کے بارہ میں کمتر ہو کیونکہ یہ بڑے نقص کی بات ہے کہ جو اعلیٰ قسم علم کی ذہن میں آسکتی ہے وہ خدا تعالیٰ میں نہ پائی جائے اور اعتراض ہو سکتا ہے کہ کس وجہ سے خدا تعالیٰ کا علم اعلیٰ درجے کے علم سے متنزل رہا۔ آیا اس کے اپنے ہی ارادہ سے یا کسی قاسر کے قسر سے اگر کہو کہ اس کے اپنے ہی ارادہ سے تو یہ جائز نہیں۔ کیونکہ کوئی شخص اپنے لئے بالارادہ نقصان روا نہیں رکھتا۔ تو پھر کیوں کر خدا تعالیٰ جو بذات خود کمالات کو دوست رکھتا ہے ایسے ایسے نقصان اپنی نسبت روا رکھے۔ اور اگر کہو کہ کسی قاسر کے قسر سے یہ نقصان اس کو پیش آیا۔ تو چاہئے کہ ایسا قاسر اپنی طاقتوں اور قوتوں میں خدا تعالیٰ پر غالب ہو۔ تا وہ زیادت قوت کی وجہ سے اس کو اس کے ارادوں سے روک سکے۔ اور یہ خود ممتنع اور محال ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ پر اور کوئی قاسر نہیں۔ جس کی مزاحمت سے اس کو کوئی مجبوری پیش آوے۔ پس ثابت ہوا کہ ضرور خدا تعالیٰ کا علم کامل تام ہے اور پہلے ہم ابھی ثابت کر چکے ہیں کہ علم کی تمام قسموں میں سے کامل و تام وہ علم ہے کہ جو ایسا ہو کہ جیسے ایک انسان کو اپنی ہستی کی نسبت علم ہوتا ہے۔ سو ماننا پڑا کہ خدا تعالیٰ کا علم اپنی مخلوقات کے بارے میں اسی علم کی مانند اور اس کے مشابہ ہے۔ گو ہم اس کی اصل کیفیت پر محیط نہیں ہو سکتے لیکن ہم اپنی عقل سے جس کی رو سے ہم مکلف ہیں یہ سمجھ سکتے ہیں کہ بڑا قطعی اور یقینی علم یہی ہے جو عالم اور معلوم میں کسی نوع کا بُعد اور حجاب نہ ہو۔ سو وہ قسم علم کی یہی ہے اور جس طرح ایک انسان کو اپنی ہستی پر مطلع ہونے کے لئے کسی دوسرے وسائل کی ضرورت نہیں بلکہ جاندار ہونا اور اپنے تئیں جاندار سمجھنا دونوں باتیں باہم ایسی قریب واقعہ ہیں کہ ان میں ایک بال کا فرق نہیں سو ایسا ہی جمیع موجودات کے بارہ میں خدا تعالیٰ کا علم ہونا ضروری ہے۔ یعنی اس جگہ بھی عالم اور معلوم میں ایک ذرہ فرق اور فاصلہ نہیں چاہئے اور یہ اعلیٰ درجہ کا علم جو باری تعالیٰ کو اپنے تحقق الوہیت کے لئے اس کی ضرورت ہے اس حالت میں اس کے لئے مسلّم ہو سکتا ہے جب پہلے اس کی نسبت یہ مان لیا جائے کہ اس میں اور اس کے معلومات میں اس قدر قرب اور تعلق واقعہ ہے جس سے بڑھ کر تجویز کرنا ممکن ہی نہیں۔ اور یہ کامل تعلق معلومات سے اس صورت میں اس کو ہو سکتا ہے کہ جب عالم کی سب چیزیں جو اس کی معلومات ہیں۔ اس کے دست قدرت سے نکلی ہوں اور اس کی پیدا کردہ اور مخلوق ہوں۔ اور اس کی ہستی سے ان کی ہستی ہو یعنی جب ایسی صورت ہو کہ موجود حقیقی وہی ایک اور دوسرے سب وجود اس سے پیدا ہوئے ہوں اور اس کے ساتھ قائم ہوں یعنی پیدا ہو کر بھی اپنے وجود میں اس سے بے نیاز اور اس سے الگ نہ ہوں۔ بلکہ درحقیقت سب چیزوں کے پیدا ہونے کے بعد بھی زندہ حقیقی وہی ہو۔ اور دوسری ہر ایک زندگی اس سے پیدا ہوئی ہو اور اس کے ساتھ قائم ہو اور بے مقید حقیقی وہی ایک ہو اور دوسری سب چیزیں کیا ارواح اور کیا اجسام اس کی لگائی ہوئی قیدوں میں مقید اور اس کے ہاتھ کے بندوں سے بندھے ہوئے اور اس کی مقرر کردہ حدوں میں محدود ہوں اور وہ ہر چیز پر محیط ہو اور دوسری سب چیزیں اس کی ربوبیت کے نیچے احاطہ کی گئی ہوں۔ اور کوئی چیز ایسی نہ ہو جو اس کے ہاتھ سے نکلی نہ ہو۔ اور اس کی ربوبیت کا اس پر احاطہ نہ ہو۔ یا اس کے سہارے سے وہ چیز قائم نہ ہو۔ غرض اگر ایسی صورت ہو تب خدائے تعالیٰ کا تعلق تام جو علم تام کے لئے شرط ہے اپنے معلومات سے ہوگا۔ اسی تعلق تام کی طرف اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ قرآن شریف میں ارشاد فرمایا ہے جیسے وہ فرماتا ہے ہم انسان کی جان سے اس کی رگ جان سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔ اور ایسا ہی اس نے قرآن شریف میں ایک اور جگہ فرمایا ہے یعنی حقیقی حیات اسی کو ہے۔ اور دوسری سب چیزیں اس سے پیدا اور اسی کے ساتھ زندہ ہیں۔ یعنی درحقیقت سب جانوں کی جان اور سب طاقتوں کی طاقت وہی ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت کے ساتھ نہ ہو۔ کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیوں کر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیوں کر وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو۔ اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ۔ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی۔ اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسا پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو۔ اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

(۲) کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھ کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانچ سو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو۔ اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں۔ وہ سارے کھاؤ۔ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذے کے لائق ہو گا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جواء اپنی گردنوں پر اٹھاؤ۔ کہ شریر ہلاک ہو گا۔ اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے۔ وہ موت سے بچ جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا

باقی صفحہ ۵ پر

مولانا شیخ مبارک احمد- امریکہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب

یکم فروری ۱۹۹۵ء کے پرچہ میں "میرے بچپن کے دن" کے عنوان سے محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ کا تحریر کردہ مضمون شائع ہوا ہے جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کے متعلق کئی ایمان افروز باتیں اور آپ کے پاکیزہ خصائل کا ذکر تھا۔ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ حضرت مولوی صاحب کی نواسی ہیں۔ اور حضرت مولوی صاحب کے حالات اور خصائل و شمائل اور آپ کے دن رات کے معمولات سے خوب آشنا۔ محترمہ نے بہت نیک اور قابل قدر اقدام کیا۔ جو حضرت مولوی صاحب کا ذکر خیر کیا۔ حق تو یہ ہے اور ہر وہ شخص جسے حضرت مولوی صاحب کو دیکھنے ملنے اور آپ سے کسی رنگ میں رابطہ کا موقعہ ملا علی وجہ البصیرت یہ تسلیم کرتا ہے کہ آپ ایک خاص بزرگ شخصیت تھے اور حضرت بانی احمدیت کے رفیق تھے۔ آپ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ محترمہ کے پہلے بھی الفضل کے پرچوں میں مضامین عنوان بالا کے تحت شائع ہوتے رہے ہیں۔ لیکن اس دفعہ کا شائع شدہ مضمون بعنوان "میرے بچپن کے دن" خاکسار کے لئے بھی محرک ہوا کہ حضرت مولوی صاحب کے متعلق آپ کی چند باتوں کا ذکر کروں۔

حضرت مولوی صاحب کے ایک بیٹے کا نام عبدالرحیم تھا۔ یہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ خاکسار کے کلاس فیلو تھے اور دوست۔ باہمی رابطہ اور خاص تعلق تھا۔ حضرت مولوی صاحب کے علم میں بھی یہ بات تھی حضرت مولوی صاحب کے گھر اس تعلق سے آنا جانا بھی تھا۔ اور کئی دفعہ ہم دونوں مل کر اپنے اسباق بھی دوہراتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب سے اس دوران ملنا جلنا اور آپ کے معمولات کو دیکھنے کا بھی موقع ملتا رہا۔

یہ سطور لکھتے ہوئے خاکسار یہ محسوس کر رہا ہے کہ حضرت مولوی صاحب اپنے گھر سے ابھی ابھی نکلے ہیں جمعہ کا دن ہے۔ دھوبی کے دھلے اجلے کپڑے اگرچہ پہنے ہوئے ہیں۔ لیکن شلوار جو دھوبی سے استری ہو کر آئی ہے اسے آپ نے اپنے ہاتھ سے مروڑ مراڑ کر اس میں سلوٹیں ڈال دی ہیں۔ آپ تو مجسم انکسار تھے۔ لیکن آپ کو اپنے کپڑوں میں بھی چمک دمک اور اکڑ پن اچھا نہ لگتا۔ صفائی اور نظافت اپنی جگہ۔ لیکن اکڑ پن سے نفرت اور کوسوں دور۔ ہاتھ میں آپ کے سوٹی نہیں بلکہ لاٹھی مگر یہ لاٹھی ڈنڈا نہیں انچ ڈیڑھ انچ کے قریب اس کی موٹائی ہے۔ آپ کے قد کے برابر۔ اسے پکڑے گھر سے شہر کی طرف رواں دواں ہیں۔ آپ کے پاس سے جو گزرتا ہے یا جو بھی سامنے نظر آتا ہے اسے سبقت کا موقعہ ہی نہیں ملتا اور آپ اسے پیار سے اور خاص محبت بھرے جذبہ سے سلام کہتے ہوئے اپنی منزل کی طرف چلے جا رہے ہیں۔ سر پر ململ کی پگڑی لمبا کوٹ پہنا ہوا ہے۔ جسم بھاری قد اچھا خاصا مگر رفتار تیز اور باوقار لب تسبیح و تحمید سے لبریز۔

قادیان کے قیام کے دنوں میں حضرت مولوی صاحب کی یہ کیفیت صرف جمعہ کے دن ہی نظروں کے سامنے نہ آتی بلکہ روزمرہ کا یہی معمول اور دستور تھا۔ خاکسار نے اکثر آپ کے اس دستور کو دیکھا۔ حضرت مولوی صاحب کو نماز باجماعت کی ادائیگی کا خاص فکر ہوتا اور اہتمام۔ بالعموم بیت مبارک میں آپ نماز ادا کرتے جو آپ کے دفتر کے بھی قریب تھی، مجبوری اور کسی مصروفیت کی وجہ سے اگر بیت مبارک میں نماز باجماعت میں شامل نہ ہو سکتے تو کئی مرتبہ خاکسار نے دیکھا کہ آپ بیت اقصیٰ کی طرف روزانہ ہو جاتے۔ اس خیال سے کہ وہاں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا موقعہ مل جائے گا۔ اور احتیاطاً آپ کا یہ بھی معمول تھا کہ آتے جاتے کسی دوست یا طالب علم جس نے ابھی نماز نہ پڑھی ہوتی یا وہ نماز باجماعت سے محروم رہتا تو اسے ساتھ لے لیتے۔ کئی دفعہ یہ نظارہ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ بیت اقصیٰ پہنچ کر دیکھتے کہ وہاں بھی نماز باجماعت ہو چکی ہے تو جسے ساتھ ملیا تھا اسے شامل کر کے نماز باجماعت ادا کرتے۔ خاکسار کو بھی اس شمولیت میں دو ایک بار موقع ملا۔ آپ کے اس طریق سے یہ محسوس ہوتا تھا کہ نماز باجماعت کو خاص اہمیت دیتے۔ اور فکرمندی سے اس کا اہتمام کرتے۔

حضرت مولوی صاحب کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے متعدد علمی کام کرنے کی توفیق ملی۔ ریویو انگریزی اور اردو میں کئی علمی مضامین ابتدائی دور میں آپ کے لکھے ہوئے شائع ہوئے ہیں۔ افغانستان میں جب امان اللہ خاں کے زمانہ میں احمدیوں کو راہ مولا میں قربان کیا گیا۔ تو آپ نے قتل مرتد کے مسئلہ پر علمی و تحقیقی کتاب لکھی۔ اور اسے نظارت تالیف نے شائع کیا۔ غالباً جہاں تک میری یادداشت کام کرتی ہے سلسلہ کی طرف سے اس مسئلہ پر ایک خاص تحقیقی انداز کی یہ پہلی کتاب تھی جو حضرت مولوی صاحب کی علمی کاوش کا نتیجہ تھی۔ پھر سب سے نمایاں کام آپ کی علمی بصیرت و خدمت کا قرآن کریم کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ پہلی مرتبہ ہالینڈ میں طبع ہوا۔ اور اسے مقبولیت کا خاص شرف حاصل ہوا چنانچہ اس وقت تک اس ترجمہ کے بفضل خدا سولہ ایڈیشن ایک لاکھ بہتر ہزار کی تعداد میں چھپ چکے ہیں جماعت کی طرف سے بعض دیگر تراجم جو شائع ہوئے ہیں۔ اس بنیادی ترجمہ کو سامنے رکھ کر کیئے گئے ہیں، حضرت مولوی صاحب نے صرف ترجمہ ہی نہیں کیا بلکہ اس بزرگ کی شب و روز کی دعائیں بھی اس ترجمہ کے ساتھ ساتھ جاری رہیں۔

پھر آپ کو ان علمی کاموں کے علاوہ ایک خاص شوق تھا اور وہ یہ کہ گھر کے عزیزوں کے علاوہ اور کئی دوسروں کو بھی اپنے اوقات میں سے تعلیم دینے کی غرض سے خاص وقت دیتے تھے۔

باقی صفحہ ۷ پر

A FOOLISH SHOW

Whate'er I am You never can tell
Nor what I say can all be true
You think of me as bad and worse
I think `tis good I always do.
Your eyes are yours and mine are mine
And "looking" has different ways
Whate'er we like, we say, is good
We love and laud and praise
The rest of it is worth a damn
We give it sorts of names
We sense a sin and throw the mud
Of wreckless nasty blames.
We try to find the truth and miss
The facts of good or bad
For, all we see is inner self
With biases fully clad
The truth is known to God the Great
Ad He alone can tell
Whate'er is what and who is who
What's seed and what is shell
To talk of men and things we must
Confess, we do not know
Then why to dub them, this or that
And make a foolish show.

VIRTUE AND VICE

ایک جاہلانہ مظاہرہ

میں کیا ہوں
تم کبھی نہیں بتا سکتے
اور جو کچھ میں کہتا ہوں وہ بھی سارے کا سارا
درست نہیں ہو سکتا
تم میرے متعلق سمجھتے ہو کہ میں برا ہوں
اور بہت برا ہوں
میں سمجھتا ہوں کہ میں جو کچھ کرتا ہوں وہ ٹھیک
ہے
اور درست ہے
تمہاری آنکھیں تمہاری آنکھیں ہیں
اور میری آنکھیں میری آنکھیں ہیں
اور دیکھنے کا انداز بالکل مختلف ہے
جس چیز کو ہم پسند کرتے ہیں ہم کہتے ہیں یہ
اچھی ہے
ہم اس کی تعریف کرتے ہیں۔ لیکن اس چیز کے
علاوہ ہر چیز کو ہم مسترد کر دیتے ہیں
اور اس کے برے برے نام رکھتے ہیں
ہمیں ایک بات گناہ لگتی ہے اور ہم اس پر کیچڑ
اچھالتے ہیں
یا بغیر کسی سوچ کے اسے برے برے الزام
دیتے ہیں
ہم سچائی معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں
اور ایسا نہیں کر سکتے
ہم یہ نہیں معلوم کر سکتے کہ اچھائی کیا ہے اور
برائی کیا ہے
ہم اندرونہ دیکھنا چاہتے ہیں
لیکن اس کے گرد تو تعصب کے لحاف ہوتے
ہیں
جہاں تک سچائی کا تعلق ہے وہ صرف خدائے
عظیم ہی کو پتہ ہے
اور صرف وہ بتا سکتا ہے کہ کون سی چیز کہاں
ہے
اور کون سا شخص کیسا ہے
بیج (مغز) کیا ہے اور چھلکا کیا ہے
لوگوں کے متعلق یا چیزوں کے متعلق باتیں کرنا
ہمیں اس بات کا اعتراف کرنا چاہئے
کہ ہم کچھ نہیں جانتے
اور اگر ایسا ہے تو ہم انہیں مختلف (برے) نام
کیوں دیتے ہیں
ایسا کرنے سے ایک جاہلانہ مظاہرہ سامنے آتا
ہے۔

تقویٰ ایک بدی سے بچنے کیلئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ڈاکٹر میر مقبول احمد ایم ڈی (نیو جرسی) امریکہ

امریکہ کے ذرائع ابلاغیات

آج سے تین چار سال پہلے تک ابلاغیات کا لفظ میرے لئے بالکل نیا تھا پھر ہمارے ایک دوست مکرم محمد محمود طاہر نے اس میدان میں اعلیٰ کامیابیاں حاصل کیں تو ہم بھی اس علم کے مختلف پہلوؤں سے روشناس ہوئے محمود صاحب کا بہت اصرار تھا کہ میں بھی الفضل کے لئے کچھ لکھوں۔ تو آج خیال آیا کہ کیوں نہ پہلا مضمون ابلاغیات کے حوالے سے ہی لکھا جائے۔

آج سے چند ماہ تک جب میں پاکستان میں تھا تو الفضل کا مطالعہ کرتے ہوئے باقی سارا الفضل تو بڑے شوق سے پڑھا کرتا لیکن آخری صفحہ بڑا عجیب سا محسوس ہوتا۔ یعنی دو تین دن پرانی ملکی اور غیر ملکی خبریں پڑھنا اور ربوہ کے موسمی حالات پڑھنا وغیرہ لیکن یہاں امریکہ آکر احساس ہوا کہ وہ صفحہ کتنی بڑی نعمت ہے۔

اگر آپ امریکہ میں رہتے ہیں تو کہنے کو تو آپ دنیا کی سب سے بڑی سپر پاور میں ہیں لیکن دنیا کے حالات کے بارے میں سب سے کم بھی آپ ہی جانتے ہیں۔ امریکہ کے ذرائع (ابلاغیات) کا دائرہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے باہر نہیں نکلتا۔ یہاں جاپان کے زلزلے یا چیچنیا میں ہونے والی لڑائی کی وہ اہمیت نہیں ہے جو ایک قاتل کے متعلق ہونے والی عدالتی کارروائی کی۔ جی ہاں یہ O.J.Simpson کا ذکر ہے جس کے کیس کی کارروائی یہاں پچھلے دو ماہ سے روزانہ Live دکھائی جاتی ہے اور شائد اگلے کئی ماہ تک دکھائی جاتی رہے۔

سب سے پہلے ہم اخبارات کو لیتے ہیں۔ پاکستان کے ہر اخبار میں چاہے وہ کتنا چھوٹا اور Local کیوں نہ ہو مثلاً ڈیلی رپورٹ فیصل آباد کو لے لیں آپ کو بین الاقوامی خبریں ضرور ملیں گی لیکن امریکہ میں اگر آپ کسی ایک State کا اخبار لیں مثلاً The Record جو New Jersy کا اخبار ہے تو بین الاقوامی خبروں کا کیا کہنا پورے امریکہ کی خبر بھی ڈھونڈے سے ملے گی زیادہ تر خبریں New Jersy State تک ہی محدود ہوں گی۔ اگر کسی National News Paper کو دیکھا جائے تو تقریباً سب بین الاقوامی خبروں کا تعلق کسی نہ کسی طرح امریکہ سے ضرور ہو گا۔

جہاں تک ریڈیو کا تعلق ہے تو غیر ملکی خبروں کا حصول ایک مشکل امر ہے۔ یہاں ہر عام استعمال کے ریڈیو میں صرف AM (MW) اور FM بینڈ ہوتے ہیں۔ جس پر ہر دس منٹ کے بعد Weather اور road condition کی خبریں تو آپ کو مل جائیں گی لیکن اس کے علاوہ شائد ہی کوئی کام کی بات سننے کو ملے۔ بین الاقوامی خبروں کے لئے آپ کو B.B.C سے ہی رجوع کرنا پڑے گا جس کے لئے Short Wave بینڈ چاہئے SW ریڈیو کی تلاش بھی ایک معرکہ ہی ثابت ہو گی اول تو اس کا ملنا ہی مشکل ہے اور اگر ملے گا بھی تو بہت مہنگا۔

عام TV channels کے Network کا یہ حال ہے کہ آدھ گھنٹے یا گھنٹے کی World News میں سے بمشکل ایک یا دو خبریں امریکہ سے باہر کی ہوں گی۔ ظاہر ہے Local News اور دوسری کسی قسم کی News میں تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ Cable Channel میں آپ کو CNN مل جائے گا۔ لیکن اتنے خوش نہ ہوں۔ یہ وہ Channel نہیں ہے جو ہم پاکستان میں دیکھتے ہیں وہ CNN International ہے۔ یہ بے چارہ CNN تو امریکہ سے باہر دیکھ ہی نہیں سکتا۔

اس تمام Analysis کے بعد آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ الفضل کا وہ آخری صفحہ کتنی اہمیت کا حامل ہے یعنی یہاں پر بین الاقوامی خبروں کا واحد ذریعہ۔ شائد ربوہ یا پاکستان میں رہتے ہوئے آپ کو وہ صفحہ عجیب سا لگے لیکن ہمارے لئے ایک نعمت ہے۔

Sports کے ذکر کے بغیر یہ مضمون ادھورا رہے گا امریکی دنیا میں صرف چار کھیلیں کھیلی جاتی ہیں یعنی باسکٹ بال، امریکن فٹ بال، بیس بال اور Ice Hockey کبھی کبھی Lawn Tennis بھی کھیلی جاتی ہے لیکن اس وقت جب کوئی امریکی کھلاڑی جیتے۔ اگر آپ امریکہ میں ہیں تو Sports کے متعلق آپ صرف اتنا ہی جانتے ہیں۔ مجھے چونکہ Tennis سے کچھ لگاؤ ہے تو جنوری میں ہونے والے Australian Open کے متعلق میں نے سننے کی کوشش کی۔ کافی تگ و دو کے بعد یہ پتہ چلا کہ Men's Title آندرے آگاسی نے جیتا ہے ظاہر ہے امریکی کھلاڑی ہے۔ Women's Title یوں لگتا تھا کہ ہوا ہی نہ ہو۔ تقریباً ایک ماہ بعد الفضل کے کالم "کھیل اور کھلاڑی" سے پتہ چلا کہ یہ Mary Pierce Title نے جیتا ہے۔ الفضل کا یہ نیا کالم بھی بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ کرکٹ' ہاکی' Soccer اور سکواش وغیرہ کی خبریں صرف اس کالم کے ذریعے ہی مل سکتی ہیں۔ اس لئے یہ کالم بھی مستقل بنیادوں پہ چلتے رہنا چاہئے۔

> جتنا کوئی استغفار کرتا ہے اتنا ہی معصوم ہوتا ہے
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقسیم ہندوستان کے وقت ماؤنٹ بیٹن کا منفی کردار

ماؤنٹ بیٹن پر تقسیم کے وقت ریڈ کلف ایوارڈ میں بے ایمانی کر کے بھارت کو فائدہ پہنچانے کے الزام کے سلسلہ میں برٹش ذرائع ابلاغ مسلسل پہلو تہی اور مونٹ بیٹن کا دفاع کرتے رہے ہیں لیکن اب بالآخر انہوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ پاکستان کو مسلم لیگ کی تحویل میں دینے کے موقع پر عین آخری وقت میں ماؤنٹ بیٹن نے ایک سازش کے تحت ریڈ کلف باؤنڈری ایوارڈ میں ترمیم کی جس کے نتیجہ میں پاکستان کا ایک حصہ کاٹ کر ہندوستان کو دے دیا گیا۔ اس بات کا انکشاف حال ہی میں برطانوی ٹی۔ وی۔ پر۔ نشر ہونے والے دستاویزی پروگرام "سیکرٹ لائیوز" میں کیا گیا۔ پروگرام میں اس وقت موجود لوگوں اور معروف تاریخ دانوں کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ ماؤنٹ بیٹن بانی پاکستان کو ناپسند کرتا تھا اور ان کے متعلق بہت ناروا باتیں کہتا تھا۔ ماؤنٹ بیٹن کے ایک سوانح نگار فلپ زیگلر کا کہنا ہے کہ ماؤنٹ بیٹن کی جانب داری ناقابل تردید ہے اور یہ جانبداری باؤنڈری کمیشن کے ایوارڈ سے بھی صاف نظر آ سکتی ہے۔ ماؤنٹ بیٹن نے آخری وقت کے ناجائز دباؤ کے نتیجہ میں ستلج کے مشرق میں واقع فیروز پور اور زیرہ ہندوستان کے حوالے کر دیئے گئے حالانکہ وہ مسلم اکثریتی علاقے تھے۔

اسی طرح تقسیم کے وقت ماؤنٹ بیٹن کے پرسنل سٹاف کی حیثیت سے کام کرنے والے آئن سکاٹ نے بتایا کہ اس سلسلہ میں صورت حال نے ماؤنٹ بیٹن اور ریڈ کلف کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچایا۔

ماؤنٹ بیٹن کے احساس جرم کا حوالہ دیتے ہوئے معروف مورخ انڈریو را برٹس نے انکشاف کیا کہ ماؤنٹ بیٹن نے ۱۹۴۷ء کی تمام دستاویزات جو اس کے خلاف جاتی تھیں ضائع کروا دیں اور ہر وہ چیز جو اس کے اس منفی کردار کو اجاگر کر سکتی تھی۔ مکمل طور پر تباہ کر دی گئی۔

مسٹر زیگلر جو کہ ایک مشہور مورخ ہیں نے ماؤنٹ بیٹن کو ایک عظیم سازشی کا نام دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس نے انتہائی کوشش کی کہ تاریخ کا فیصلہ اس کی مرضی کے مطابق ہو۔

کشمیر کے الحاق کے ڈرامہ میں متعصبانہ کردار ادا کر کے اسے بھارت کے حوالے کرنے پر بھی ماؤنٹ بیٹن کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ پروفیسر الاسٹیر لیم کا کہنا ہے کہ ماؤنٹ بیٹن کا یہ متعصبانہ رویہ انگلستان کے مفاد کے بھی خلاف تھا۔ کیونکہ انگلستان کی پالیسی اس وقت یہ تھی کہ دونوں نوزائیدہ مملکتوں کے ساتھ ایک جیسا منصفانہ سلوک کیا جائے۔ جبکہ ماؤنٹ بیٹن کشمیر کو ہندوستان کو جھولی میں ڈالنے پر تلا ہوا تھا۔ اور وہ کشمیر میں بھارتی فوجی کارروائی اور ریاست کے بھارت سے الحاق کی پالیسی کا پوری طرح حامی تھا حالانکہ وہ اور نہرو دونوں جانتے تھے کہ کشمیر فراڈ سے حاصل کیا گیا ہے۔

ہندوستانی لیڈر شپ کے بارے میں برٹش ذرائع ابلاغ نے یہ بتایا کہ انڈین نیشنل کانگریس اور اس کے سب سے اہم لیڈر جواہر لعل نہرو کا ایک سوچا سمجھا منصوبہ تھا کہ مسلمانوں کے اکثریتی صوبوں پنجاب اور بنگال کی جس قدر بھی کانٹ چھانٹ کی جا سکتی ہو کر دی جائے۔

(فرنٹیر پوسٹ -۲۶- مارچ ۱۹۹۵ء)

بقیہ صفحہ ۳

در پیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے۔ کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

(۳) سچائی اختیار کرو سچائی اختیار کرو۔ کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکا دے سکتا ہے۔ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں۔ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں۔ تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔

عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے۔ اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے۔ جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے۔ اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے۔ اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا ان کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ۔ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔

> تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ڈاکٹر رومن ہرزوگ

اگرچہ ڈاکٹر رومن ہرزوگ نے یہ بات کھل کر کہی ہے کہ جرمنی پاکستان اور بھارت دونوں کا دوست ہے۔ اس لئے پاکستان اور بھارت کے درمیان کشمیر کے مسئلے پر مصالحت کنندہ کا کام نہیں کر سکتا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بھارت اور پاکستان کو گفت و شنید کے ذریعہ یہ مسئلہ حل کرنا چاہئے۔ لیکن انہوں نے اپنے ان خیالات کا اظہار کرکے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے۔ اور وہاں بھارتی فوج کے تشدد آمیز رویہ کی وجہ سے لوگ سخت مشکلات کا شکار ہیں پاکستانیوں کے دل جیت لئے ہیں۔ اب سے پہلے جرمنی کے پاکستان کے ساتھ تعلقات بہت اچھے رہنے کے باوجود کبھی جرمنی حکومت کے اعلیٰ عہدہ داروں نے پاکستان کا دورہ نہیں کیا۔ جاپان پاکستان کو سب سے زیادہ مدد دیتا ہے اور دوسرے نمبر پر جرمنی ہے۔ امریکہ کی امداد جرمنی سے بھی کم ہے۔ لیکن اب صدر جرمنی نے صدر بننے کے بعد سب سے پہلا دورہ پاکستان کا کیا ہے۔ ڈاکٹر ہرزوگ گذشتہ جولائی میں جرمنی کے صدر منتخب ہوئے تھے۔ لوگوں نے ان کے خیالات کی اس لئے بھی زیادہ پذیرائی کی کہ جب برطانوی وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ یہاں آئے تھے تو ان کے خیالات بھارت کی طرف زیادہ میلان رکھتے تھے۔ ڈاکٹر ہرزوگ کے دورے کے دوران پاکستانی لیڈر شپ نے انہیں مقبوضہ کشمیر کے حالات تفصیل سے بتائے اور انہیں اپیل کی کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے وہاں خون کی ہولی کھیلی جانے سے بھارتیوں کو روکیں۔ جرمنی ان ملکوں میں سے ایک نمایاں ملک ہے جنہوں نے بلاسفیمی قانون کے تحت عیسائیوں کی حراست کے معاملے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اب بھی ڈاکٹر ہرزوگ نے کہا کہ اس قانون کے الفاظ درست نہیں ہیں اور جو اس کے لئے سزا رکھی گئی ہے وہ بھی زیادہ ہے۔

☆ O ☆

مسلم سائیکالوجی

گذشتہ دنوں سوسائٹی برائے فروغ مسلم سائیکالوجی نے مسلم سائیکالوجی کانفرنس منعقد کی۔ اس موقعہ پر ملک معراج خالد جو انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کے ریکٹر ہیں نے کہا ہے کہ کسی شخص کو کسی دوسرے پر کسی وجہ سے بھی چاہے ذات ہو، یا مذہب ہو، مسلک ہو، سماجی حیثیت ہو یا اقتصادی حیثیت ہو، برتری کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بدقسمتی ہے کہ انسان مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں اور یہ گروہ علاقائی بھی ہیں، مذہبی بھی ہیں، لسانی بھی ہیں، اور بہت سی دیگر باتیں بھی انہیں مختلف گروہوں میں بانٹ دیتی ہیں آپ اس پہلی مسلم سائیکلوجیکل کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

آپ نے مزید کہا کہ ساری قوم تعصبات میں پھنسی ہوئی ہے اور وہ محض اس لئے کہ قوم نے قرآن مجید کے عالمی پیغام کو بھلا دیا ہے۔ یہ عالمی پیغام انسانیت کی برابری کا پیغام ہے۔ ملک معراج خالد نے کہا کہ اسلام نے تو یہ کہا ہے کہ انسان دوسروں کے لئے زندہ رہے جو لوگ ایک دوسرے سے تمیز کا برتاؤ کرتے ہیں، تعصب کا اظہار کرتے ہیں وہ حقیقتاً پوری طرح انسان بھی نہیں کہلا سکتے۔ انہوں نے کہا مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ جس غرض کے لئے ملک قائم کیا گیا تھا وہ ہم سب نے بھلا دی ہے۔ اور ہم ایک ایسا ہجوم بن گئے ہیں جسے کوئی کسی خاص سمت میں چلانے والا موجود نہیں ہے۔ پرانے حکمران لوگ جو مسلمانوں کے تنزل کا باعث تھے انہوں نے ایک دفعہ پھر زمام اقتدار سنبھالی ہوئی ہے۔ اور غریب لوگ نقصان اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بار بار مارشل لاء لگتا رہا ہے۔ اور اس طرح ذاتی حکومت رہی جس کی وجہ سے بہت سے مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ نفسیات کے ماہرین سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ ان مسائل کا حل تلاش کریں۔ اور ایسا کام وہ کسی مذہبی امتیاز کے بغیر سرانجام دیں۔ اس سے قبل وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور وزیر اعلیٰ پنجاب منظور وٹو کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔

☆ O ☆

دہشت گردی کا مقابلہ

پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ انہوں نے قسم کھا رکھی ہے کہ وہ ہر قسم کی دہشت گردی کا خاتمہ کرکے ہی دم لیں گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ہم کسی غیر ملکی دہشت گرد کو پاکستان میں پناہ نہیں لینے دیں گے۔ یہ نہیں ہو سکے گا کہ کوئی کسی اور ملک میں دہشت گردی کر کے پاکستان آجائے اور وہ سمجھے کہ وہ یہاں محفوظ ہے۔ اسی طرح ہم کسی پاکستانی کو بھی کسی دیگر ملک میں دہشت گردی کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس بات کو دہرایا کہ سندھ کے صوبہ میں دہشت گردی میں ہندوستان کا ہاتھ ہے۔ ہندوستان نے تسلسل کیساتھ اپنے ایجنٹوں کو یہاں بھیجنے کا کام جاری رکھا ہے۔ اور یہ بات اس وقت سے شروع کی گئی ہے جبکہ ۱۹۷۱ء میں پاکستان اور ہندوستان میں آپس میں جنگ ہو رہی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایسے دہشت گرد جن کے لیڈروں نے انہیں یہ سوچنے کا موقعہ دیا تھا کہ وہ سندھ کو ایک الگ صوبہ بنا لیں گے اور اپنی آزادی کا اعلان کر دیں گے اب انہیں بھاگتے ہوئے جگہ نہیں ملتی۔ اپنی حکومت کے متعلق انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہمارا صرف ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ ہے کہ کراچی میں امن و امان ہو۔ اس لئے ہم مجرموں سے سودا بازی نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگ جنہیں عدالتوں نے سزائیں دی ہیں وہ اس بات میں پوری طرح آزاد ہیں کہ اپیل کرکے اپنی بے گناہی کا ثبوت مہیا کر دیں۔ عدالتوں کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں اور مجرم کے لئے ایک موقعہ موجود ہوتا ہے کہ وہ بڑی عدالت میں جاکر اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرے۔ ہمارا کام صرف مجرموں کی نشان دہی ہے ان کے متعلق فیصلے کرنا عدالت کا کام ہے۔ اپنی حکومت کے متعلق انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے کلاشنکوف کلچر سے مقابلہ کرنے کے پروگرام بنائے ہوئے ہیں۔ جو طاقتیں یہ چاہتی ہیں کہ وہ کراچی میں سب سے بالا نظر آئیں۔ ہم ان میں سے کسی کو دہشت گردی نہیں کرنے دیں گے۔ ہم سیاست کے لبادے میں بھی دہشت گردی نہیں کرنے دیں گے اور مذہب کے نام پر بھی یہ کام نہیں کرنے دیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے سوات میں بزور قوت بغاوت کو ختم کیا تھا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ بعض ایسے گولی مار جنہوں نے دہشت گردی کی تربیت ہندوستان سے حاصل کی تھی۔ وہ حراست میں لئے جا چکے ہیں۔ اسی طرح علاقائی نعرہ لگانے والے دہشت گرد بھی ایک حد تک پکڑے جا چکے ہیں۔ کراچی کو دہشت گردوں نے دہشت گردی کا مرکز اس لئے بنایا ہے کہ یہ ملک کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے اور اقتصادی شاہ رگ۔ ان لوگوں کا مقصد یہ ہے کہ اگر کراچی کو مفلوج کر دیا جائے تو سارے ملک کی اقتصادیات مفلوج ہو جائیں گی۔ انہوں نے گزشتہ حکومتوں پر الزام لگایا کہ انہیں اس سازش کا علم تھا۔ جو لوگ فرقہ واریت یا علاقائی تنافر اور دہشت میں ملوث ہیں انہیں نہ مسلمان کہا جا سکتا ہے نہ پاکستانی۔ اگرچہ انہوں نے خاص طور پر کسی پارٹی کا نام تو نہیں لیا۔ لیکن ان کے اشاروں سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کس کی بات کر رہی ہیں۔ انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ بعض عناصر یہ کہتے تھے کہ کراچی کو دوبارہ فوج کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ لیکن جیسا کہ سب جانتے ہیں یہ ایک عارضی علاج ہے۔ پہلے جب کراچی میں فوج متعین کی گئی تھی تو اس کو وہاں سے واپس بلا لینے کے بعد دہشت گردی کے واقعات اسی طرح رونما ہونے لگے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ فوج کے آنے سے وقتی طور پر تو دہشت گردی کم ہو جاتی ہے لیکن ایسا کرنے سے ختم نہیں ہوتی۔ کیونکہ ادھر فوج منظر سے ہٹتی ہے اور ادھر پھر دہشت گردی ہونے لگتی ہے۔

امن کی امید؟

الجزائر کی دو اہم اپوزیشن پارٹیوں نے حکومت سے بات چیت شروع کر دی ہے۔ ایک تیسری جماعت نے یہ دعوت قبول کر لی ہے۔ یہ بات چیت صدر لیامین زیرول کے ساتھ ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ حالیہ کریک ڈاؤن جو فوج نے اسلامی گروہوں کے خلاف شروع کیا تھا انہوں نے اب اپنی پوزیشنوں کو نرم کرنا شروع کر دیا ہے۔

سوشلسٹ فورسز فرنٹ جو کہ ملک کی سیکولر اپوزیشن پارٹیوں میں سے نمایاں پارٹی ہے۔ سابق حکمران نیشنل لبریشن فرنٹ اور نہادا جو قانونی اسلامی تحریک ہے، ان کے فوج کی حمایت سے قائم شدہ حکومت سے بات چیت کے فیصلے سے یہ امید بندھ گئی ہے کہ ملک کی تین سال پرانی خانہ جنگی ختم ہو جائے۔ تاہم ابھی تک بہت سی رکاوٹیں بیچ میں باقی ہیں۔

یہ تین سیاسی پارٹیاں ان آٹھ پارٹیوں میں شامل ہیں (جن میں غیر قانونی قرار دی گئی اسلامی سالویشن فرنٹ بھی ہے) جنہوں نے گزشتہ جنوری میں روم میں ایک معاہدے پر دستخط کئے تھے کہ وہ اسی صورت میں حکومت سے مذاکرات کریں گے جب حکومت سیاسی قیدیوں کو رہا کر دے اور ملک کا اقتدار ایک عبوری حکومت کے سپرد کرنے پر راضی ہو جائے۔

الجزائر کی حکومت نے ان تجاویز کو مسترد کر دیا تھا اور اب گزشتہ دو ہفتوں سے اسلامی گوریلوں کے مراکز کا کریک ڈاؤن شروع کر رکھا ہے۔ اس کارروائی میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد الجزائری اخبارات نے چند سو سے اڑھائی ہزار تک بتائی ہے۔

حکومت کا مقصد اپوزیشن کی کمر توڑنا اور ملک میں امن و امان قائم کرکے عام انتخابات کا ماحول پیدا کرنا ہے۔ صدر زیرول نے اس سال کے آخر تک ان انتخابات کا وعدہ کر رکھا ہے۔

ایک الجزائری اخبار نے بتایا ہے کہ الجزائر کی فوج نے اسلامی انتہا پسندوں کے مسلح گروپوں کو قریباً ختم کرکے رکھ دیا ہے۔ ان مسلح گروپوں نے شہریوں اور غیر ملکیوں پر حملہ کی ذمہ داری قبول کی تھی۔

الجزائر کی فوج نے ۱۹۹۲ء کے عام انتخابات کو اس وقت کالعدم قرار دے دیا تھا جب اسلامی سالویشن فرنٹ نے انتخابات کا نصف حصہ جیت لیا تھا اور دوسرا مرحلہ ہونے والا تھا۔ اس کے نتیجے میں خانہ جنگی کی جو آگ بھڑکی اس نے گزشتہ تین سال میں ۳۰ ہزار انسانوں کی جانیں لیں اور ہزاروں لوگ ملک سے بھاگ کر ہمسایہ ممالک میں چلے گئے۔

تین سیاسی پارٹیوں کی طرف سے صدر زیرول کی دعوت کو قبول کر لینا آٹھ جماعتی اپوزیشن میں

پہلی واضح تقسیم ہے۔ اگرچہ مغربی ممالک نے الجزائری حکومت کو مشورہ دیا تھا کہ وہ روم میں ان پارٹیوں کے مطالبات کو سنجیدگی سے لے لیکن حکومت نے اسے مسترد کر دیا تھا۔ اس کی بجائے صدر زیرول کی حکومت نے اعلان کیا کہ وہ اس سال کے آخیر تک انتخابات کرائے گی تاکہ اپنا جمہوری امیج قائم کر سکے اس مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے صدر زیرول نے ان پارٹیوں کو مذاکرات کی دعوت دی۔ اور ان پارٹیوں کے ردعمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حکومت سے مفاہمت کو تیار ہیں۔

اسلامی اپوزیشن گروپوں کا خیال تھا کہ حکومتی کریک ڈاؤن ان کی صفوں میں اتحاد قائم کرنے کا سبب بنے گا۔ لیکن مرنے والوں کی بھاری تعداد نے اس امید کو پورا ہونے نہیں دیا۔

گزشتہ دنوں کالعدم اسلامی سالویشن فرنٹ کے دو عہدیداروں کو جیل سے ان کے گھر پر نظربند کر دیا گیا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ خفیہ مذاکرات کی راہ ہموار کی جاسکے۔

سوڈان میں رہائش پذیر اسلامی سالویشن فرنٹ کے انور حدام نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں اسلامی حکومت کے قیام تک ان کی گوریلا جنگ جاری رہے گی۔

بقیہ صفحہ ۴

خوب یاد ہے۔ جن دونوں خاکسار جامعہ میں تعلیم حاصل کرتا تھا۔ انگریزی زبان کے امتحان کے لئے تیاری کر رہا تھا اور خاکسار کے دوسرے کلاس فیلو بھی انگریزی زبان کے امتحان میں شریک ہونے والے تھے حضرت مولوی صاحب بیت اقصیٰ کے ساتھ کی عمارت جسے انجمن نے خرید لیا تھا اوپر کی منزل میں ٹھہرے۔ اور خاکسار مکرم ملک صلاح الدین صاحب مکرم ملک عبداللہ صاحب اور بعض دوسرے میرے ساتھیوں کو انگریزی گرائمر کی کتاب Nesfield پڑھاتے تھے۔ آپ کے مقررہ فرائض میں یہ معمول شامل نہ تھا لیکن علم سیکھنے سکھانے کا شغف اور جذبہ آپ میں خاص طور پر موجود تھا نہ بالخصوص امتحانات کے قریب کے دنوں میں آپ کی اس امداد کا پھیلاؤ وسعت اختیار کر لیتا تھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں آپ کی روح پر نازل ہوتی رہیں۔ آمین۔

ضرورت عملہ

○ دفتر انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس و انجینئرز عقب گولبازار ربوہ میں ایک آفس انچارج کی ضرورت ہے۔ ٹائپ جاننا ضروری ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند حضرات تعلیمی و تجرباتی سند / سرٹیفکیٹ کے ساتھ خاکسار کو ملیں۔

(وکیل المال ثالث تحریک جدید ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیزہ گیتی آراء بنت مکرم محمد عالم صاحب (النور۔ کراچی) بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالمنان کوثر صاحب کارکن ماہنامہ انصاراللہ کے والد مکرم عبدالعزیز صاحب دفتر نظارت دیوان کو مورخہ ۹۵-۴-۱۰ کو لاہور پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے ایمرجنسی وارڈ میں بعارضہ قلب داخل کروایا گیا ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی خاص درخواست ہے۔

○ عزیز عمر اعجاز عمر ۶ سال ابن مکرم میاں اعجاز احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ تانگے کے ساتھ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہو گیا ہے اور بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب میرپور خاص سے لکھتے ہیں۔

ملک نصراللہ خان صاحب ولد ملک سلیم اللہ صاحب ایک عرصہ سے کینسر کی موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے کامل شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم خیر محمد صاحب ڈیرہ غازی خان کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن ہونے کے بعد تکلیف ہے۔ صحت کاملہ کی دعا کریں۔

ٹھیکہ زرعی اراضی

○ صدر انجمن احمدیہ کی زرعی اراضی واقعہ موضع چھنیاں ٹھیکہ پر حاصل کرنے کے لئے خواہشمند افراد دفتر نظارت جائیداد سے رابطہ فرماویں۔

ناظم جائیداد

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا اعزاز

○ پنجاب یونیورسٹی سپورٹس ٹورنامنٹ کمیٹی کے تحت ہونے والے سالانہ اتھلیٹکس مقابلہ جات منعقدہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ مارچ ۱۹۹۵ء لاہور میں گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبہ عزیزہ طاہرہ تبسم سال رواں کی بہترین کھلاڑی قرار دی گئیں۔ ان مقابلہ جات میں پنجاب یونیورسٹی کے کل ۲۲ کالجز نے حصہ لیا۔ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

عزیزہ طاہرہ تبسم صاحبہ ۲۰۰ میٹر ریس، ہائی جمپ اور لانگ جمپ میں اول اور رکاوٹی دوڑ میں سوم رہی ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم مقصود احمد صاحب بابت ترکہ مکرم نور احمد صاحب)

مکرم مقصود احمد صاحب محلہ ناصر آباد بھکی روڈ شیخوپورہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد مکرم نور احمد صاحب ابن مکرم محمد دین صاحب سکنہ شیخوپورہ، قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر۲۱/ ۲۳ دارالعلوم شرقی ربوہ الاٹ شدہ ہے۔ یہ قطعہ محترمہ بشریٰ بی بی صاحبہ زوجہ ظفراللہ صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ہم ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ مکرم مقصود احمد صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرم داؤد احمد صاحب (بیٹا)
۳۔ محترمہ سیماں بی بی صاحبہ (بیٹی)
۴۔ محترمہ بشریٰ بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء - ربوہ)

پلاٹس کے مالکان متوجہ ہوں

○ محلہ دارالفتوح ربوہ کے پلاٹس کے مالکان (خصوصاً پلاٹس نمبر ۱۷ تا ۱۳) فوری طور پر صدر صاحب عمومی ربوہ کے دفتر سے رابطہ کریں۔

اولاد کو وقف کرنے والے والدین کے لئے ضروری اعلان

○ احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے "وقف اولاد" کے تحت وقف ہیں اور ان بچوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے وقف اور آئندہ پروگرام کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جاسکے اس بارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کرنے کے بعد کیا ارادہ ہے؟..... ۲۔ بچے کلام الٰہی ناظرہ درست طور پر پڑھنا سیکھیں روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی و عام معلومات کو بہتر بنائیں خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس میں میٹرک کا امتحان دینے کے بعد شامل ہوں نیز میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ایمبولینس سروس

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ خدمت خلق کے تحت ایک ایمبولینس سروس شروع کی گئی ہے جو بوقت ضرورت چوبیس گھنٹے رعائتی کرایہ پر میسر ہوگی۔ دن کے اوقات میں یہ ایمبولینس احاطہ فضل عمر ہسپتال میں اور رات ۹ بجے کے بعد ایوان محمود میں موجود ہوگی اگر کسی مریض کے لئے دن کے اوقات میں ایمبولینس کی ضرورت ہو تو فون نمبر۱۱۵ یا ۹۷۰ پر ہسپتال اور رات کے وقت فون نمبر ۲۱۲۳۴۹ پر ایوان محمود میں رابطہ قائم کریں۔

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ)

پتہ درکار ہے

○ مکرم چوہدری بابا عاصم خان صاحب ولد مہتاب خان صاحب سکنہ حیدرآباد ضلع تھرپارکر سندھ جو کہ بعد میں دارالیمن شرقی ربوہ میں بھی رہے۔ جن کا وصیت نمبر ۲۳۰۵۰ کا رابطہ دفتر وصیت سے نہیں ہے۔

ان کے بارہ میں کسی کو علم ہو تو دفتر وصیت سے فوری رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

برائے فروخت

نیا اور جدید طرز تعمیر پر تیار شدہ مکان رقبہ 14 مرلہ واقع رحمان کالونی نزد بیت الاقصیٰ 40 و 20 فٹ دو سٹرکوں پر واقع = 4 عدد بیڈ رومز بمعہ ملحقہ 4 عدد غسلخانے، کشادہ ہال، ڈرائنگ، ڈائننگ روم کچن، سٹور، کشادہ صحن۔ تمام سہولیات بجلی، پانی و فون سے آراستہ۔ سوئی گیس پائپ منظور شدہ۔ اپنی بہترین جائے وقوع اعلیٰ اور مضبوط تعمیر کے باوجود معقول اور مناسب قیمت۔ رابطہ کیلئے

ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان

3۔ بلال مارکیٹ ربوہ فون: 212399

3۔ بیت العزیز رحمان کالونی ربوہ

فون: 211399

خبریں

ربوہ : 12- اپریل-1995ء
موسم معتدل ہے۔ رات ٹھنڈی رہی
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے قائم مقام گورنر بننے کے بعد مسٹر محمد حنیف رامے سپیکر پنجاب اسمبلی کی صوبائی اسمبلی کی رکنیت باقی ہے یا نہیں۔ اس بات پر بحث ہو رہی ہے۔ مسٹر حنیف رامے کا کہنا ہے کہ قائمقام گورنر بننے سے سپیکر شپ اور اسمبلی کی رکنیت متاثر نہیں ہوئی۔ یہ انتظامی نہیں بلکہ آئینی عہدہ ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے قائم مقام سپیکر میاں منظور احمد موہل نے کہا ہے کہ مسٹر حنیف رامے کے خلاف اپوزیشن کے ریفرنس کا فیصلہ آئین اور ضمیر کے مطابق کروں گا۔ اپوزیشن کو ہائی کورٹ جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اگر مسٹر رامے واپس آکر سپیکر کا عہدہ سنبھال لیں تب بھی نااہلی کے ریفرنس کا فیصلہ مسٹر موہل ہی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ اسمبلی کے سپیکر بھی قائم مقام گورنر رہ چکے ہیں اس وقت یہ نکتہ کسی نے نہیں اٹھایا۔ محرک سے بات چیت کر کے انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کروں گا۔

○ مسٹر حنیف رامے کے خلاف نااہلی کا ریفرنس بھجوانے والے سید ظفر علی شاہ نے کہا ہے کہ اگر مسٹر رامے کے خلاف ریفرنس الیکشن کمیشن کو نہ بھجوایا گیا تو ہائی کورٹ جاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ یوسف رضا گیلانی قابل احترام ہیں لیکن لگتا ہے کہ انہوں نے آئین نہیں پڑھا۔

○ امریکہ پاکستان کے خلاف عائد اقتصادی پابندیاں اٹھانے پر تیار ہو گیا ہے۔ امریکہ نے پاکستان کے اس موقف کو تسلیم کر لیا ہے کہ چین سے ۱۱۔ایم میزائیل کے حاصل کردہ حصے میزائل کنٹرول پروگرام کی خلاف ورزی نہیں ہیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے سی این این کے پروگرام لیری کنگ شو میں کہا ہے کہ ایٹمی صلاحیت پر ہمیں امریکہ یا بھارت سے معذرت کی ضرورت نہیں۔ ہماری ایٹمی صلاحیت بھارتی خطرے کے خلاف ڈھال ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ اور امریکہ امن کے لئے مسئلہ کشمیر میں مصالحت کرائیں۔ کشمیر عالمی سیاست میں ڈراؤنے خواب کی مانند ہے۔ مشرق وسطی اور جنوبی افریقہ کی طرح مسئلہ کشمیر بھی دوسروں کی مصالحانہ کوششوں سے حل ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغان جنگ اور ڈرگ مافیا کی وجہ سے کراچی کے حالات خراب ہیں۔ دو امریکیوں کی ہلاکت رمزی یوسف کو امریکہ کے حوالے کرنے کا ردعمل ہے انہوں نے کہا کہ میرا شوہر میری حفاظت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم خوشاب کے مقام پر ایٹمی ری ایکٹر تعمیر کر رہے ہیں لیکن اس کا پلوٹونیم کی تیاری سے کوئی تعلق نہیں۔

○ وہائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا ہے کہ پریسلر ترمیم قانون میں فوری تبدیلی کی توقع نہیں۔ پہلے پاکستان ایٹمی پروگرام کو کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کرے۔ امریکہ کے لئے پاکستان کا ایٹمی پروگرام قابل تشویش ہے۔ جب تک امریکہ کی تشویش کو دور نہیں کیا جاتا پاکستان کو طیارے یا ان کی قیمت واپس نہیں مل سکتی۔ انہوں نے صدر کلنٹن کی وزیراعظم سے ملاقات سے پہلے پریس کو بتایا کہ امریکہ کے صدر پہلے جنوبی ایشیا میں ایٹمی عدم پھیلاؤ پر تسلی بخش پیش رفت دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد پریسلر ترمیم کا فیصلہ ہو گا۔

○ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ ہماری معلومات کے مطابق پاکستان پلوٹونیم ری پروسس کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان اور بھارت دونوں کے ساتھ یہ صلاح مشورہ کر رہے ہیں کہ علاقہ میں امن کے لئے ایٹمی ہتھیاروں کی صلاحیت کو کس طرح محدود کیا جا سکتا ہے۔

○ حکومت نے اہم شخصیات کے سفر کرنے کے قواعد میں ترمیم کر دی ہے اب ملک کی تمام اہم شخصیات عام لوگوں کی طرح سفر کریں گی۔ پائیلٹ گاڑیاں نہیں چلیں گی۔ پروازوں میں تاخیر نہیں کی جائے گی۔ ٹریفک نہیں روکی جائے گی۔ وی آئی پی کے روٹ پر قدم قدم پر پولیس نہیں کھڑی کی جائے گی۔

○ عالمی مالیاتی اداروں نے پاکستان کے سوشل پروگرام پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت صوبائی معاملات میں کوئی خاص مداخلت نہیں کر رہی۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن سے ہمارا رابطہ ہوا ہے اس کے موقف میں کچھ لچک نظر آ رہی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے قائمقام چیف جسٹس کو متعدد اہم اپوزیشن سیاسی رہنماؤں کے دستخطوں سے ایک اپیل بھجوائی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ شیخ رشید کی اپیل کی سماعت سینئر اور مستقل ججوں پر مشتمل فل بنچ کرے۔

○ سری لنکا نے ایشیا کپ ٹورنامنٹ میں پاکستان کو ہرا دیا۔

شہزاد سیلنگ فین قیمت۔ /600
خان سینٹری ورکس
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 831

اقبال اور احمدیت 576 صفحات
(از قلم شیخ عبد الماجد) -/150 روپے۔
افضل برادرز ربوہ۔ احمدیہ ہال کراچی۔ دار الذکر لاہور

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز
انور گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور زاہد صاحب سرگودھا

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

بفضلہ تعالیٰ اپلیز کیور یو ٹوسمیل
سونگھنے سے
ہر درد
ایک منٹ میں کم۔ ایک گھنٹے میں ختم
استثناء کم موقع پر آزمائش مفت
قیمت 20.00 بذریعہ ڈاک 30.00
لٹریچر فری
کیور ٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ
فون 771۔606

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

Situations Vacant

Pakistan Chipboard Ltd. Require following Staff for their factory at Jhelum

1. Chief Engineer
Ten years experience in a recognized industrial establishment in the field of production and maintenance.

2. Trainee Engineer
Experience not necessary for Engineering Graduates. Diploma holders with 5 years Experience may apply.

3. Accountant
minimum 10 Years experience in maintenance of accounts in an industrial concern or a medium size concern.

4. Steno Typist
Minimum Typing speed 40 words per minute. Short hand, knowledge of computers would be an added advantage.

5. Computer Data Operator
Experience in data feeding on PC based machines in DOS and Window environments.

All The above posts would carry an attractive salary Package with fringe benefits and accommodation. Please Apply in confidence to

Pakistan Chipboard Ltd.
PO BOX 18 Jhelum. TEL. 0541-622428/9